149592 ـ طلاق کی عدت ختم ہوئی اور عدت میں رجوع کے عدم یقین کے باوجود جماع کر لیا

سوال

میں جناب والا سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ میری درج ذیل حالت کے متعلق شرعی حکم بتائیں:
ایک اسلامی مجلس میں ایک فقہی فتوی پڑھنے کا موقع ملا جس میں طلاق کے متعلقہ احکام بتائے گئے تھے، اس فتوی کو پڑھ کر میری موجودہ ازدواجی زندگی میں بہت پریشانی پیدا ہوگئی، اس کے باعث میں نے آپ کے سامنے ان شاء اللہ صحیح حالت لکھنے کا فیصلہ کیا تفصیلات درج ذیل ہیں:
میری شادی کو پندرہ برس سے زائد ہوئے ہیں، پچھلے سات ماہ کے علاوہ باقی مدت میں اکیلا ہی مختلف علاقوں اور شہروں رہتا تھا، اور میری بیوی میرے والدین کے ساتھ میرے اصل وطن میں رہتی تھی.
میں سال میں ایک یا دو بار والدین سے دو یا تین ہفتوں کے لیے ملنے جاتا، تقریبا گیارہ برس تک اسی طرح رہا، میں نے بیوی کو لکھ کر ایک طلاق دی اور میں مختلف ملکوں میں کام کرتا رہا، میرے خاندان کے بزرگوں نے یہ سوچا کہ بہتر یہی ہے کہ میری بیوی اپنے میکے چلی جائے تا کہ دونوں کی حالت سدھر جائے اور بالفعل انہوں نے اسے میکے بھیج دیا، اس کے دو ماہ بعد میرے والد صاحب فوت ہوگئے اور میں والدہ سے ملنے گیا تو مجھے علم ہوا کہ میری بیوی میری والدہ کی خدمت کے لیے واپس آ چکی ہے، میں اس وقت ایک ہی کلمہ " اوکے " یعنی ٹھیک ہے کہا مجھے علم نہیں کہ آیا وہ دوران عدت واپس آئی یا عدت ختم ہونے کے بعد.
بہر حال میں اس کے آنے پر مضطرب تھا کہ طلاق ختم نہیں کی تو وہ واپس بھی آ چکی ہے، میں نے اسے کبھی بات نہیں کی، اور اسی طرح ایک برس تک نہ اسے دیکھا اور نہ ہی چھوا، لیکن چھ یا سات یا اس سے زائد ماہ کے بعد جنسی میلان کے دباؤ کے تحت اس سے جنسی تعلقات قائم کر لیے، لیکن اس بار میں پریشان ضرور تھا کہ کہیں یہ حرام نہ ہو میں نے خیال کیا کہ جب میں نے اسے تین طلاق کا نہیں کہا تو ہوسکتا ہے یہ عمل صحیح ہی ہو.
اس طرح میں جب بھی گھر جاتا ہمارے مابین خاوند اور بیوی کی زندگی چلتی رہی، پچھلے چند ایام میں اس مسئلہ کو تلاش کرنے پر مجھے علم ہوا کہ جب میں نے عدت ختم ہونے سے قبل طلاق ختم نہیں کی تو وہ طلاق بائن ہوگئی اور اس کے بعد ہمارے تعلقات غیر شرعی ہوگئے، تو کیا آپ مجھے درج ذیل سوالات کے جواب دے سکتے ہیں:
اگر عدت ختم ہونے سے قبل اس کے واپس آجانے کے بعد میرا اوکے کہہ دینا رجوع شمار ہوتا ہے حالانکہ میری نیت میں رجوع نہ تھا کیا صحیح ہے ؟
تو کیا ہماری ازدواجی زندگی حرام ہے ؟ اور کیا اسے زنا شمار کیا جائیگا ؟ اگر جواب اثبات میں ہو اب مجھے کیا کرنا ہوگا ؟ برائے مہربانی تفصیل کے ساتھ جواب عنائت فرمائیں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر دے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور یہ طلاق پہلی یا دوسری ہو اور اس کی عدت ختم نہ ہوئی ہو تو قول کے ساتھ رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، مثلا میں نے تجھ سے رجوع کر لیا، یا میں نے تجھے رکھ لیا، یا کسی فعل کے ساتھ جس میں وہ رجوع کی نیت رکھتا ہو یعنی رجوع کی نیت سے جماع کر لے تو بھی رجوع ہو جائیگا.

جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت تین حیض ہے اس لیے جب وہ تیسرے حیض سے پاك ہو کر غسل کر لے تو اس کی عدت ختم ہو جائیگی.

اور صغر سنی یا ناامیدی کی بنا پر جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہے.

اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے.

دوم:

آپ کا اپنی بیوی کو اپنی ماں کے گھر واپس آئے ہوئے دیکھ کر اوکے کہنا، اور في الواقع آپ طلاق ختم نہیں کرنا چاہتے تھے، اور ایك سال تك آپ کا اسے نہ دیکھنا اور اس کے قریب نہ جانا یہ سب اس بات کی دلیل ہے کہ اس اوکے کے الفاظ سے رجوع نہیں ہوا؛ کیونکہ آپ کا ارادہ رجوع کا نہیں تھا، بلکہ آپ کا اپنی ماہ کی خدمت اور اس کا وہاں رہنے کو اچھا سمجھنا اور موافقت کرنا تھا، اس وقت اس سے حکم مختلف نہیں ہوگا چاہے یہ الفاظ عدت کے دوران کہے یا عدت کے بعد کیونکہ یہ الفاظ رجوع نہیں تھے.

اس کے بعد جو جماع ہوا یہ عمل حرام ہے، اور آپ کو چاہیے تھا کہ آپ اس سے قبل اس کے بارہ میں دریافت کرتے خاص کر جب آپ اپنے اس عمل سے پریشان تھے.

اس بنا پر آپ کو اپنے اس اقدام یعنی رجوع کیے بغیر بیوی سے جماع کرنے پر اللہ سے توبہ کرنی چاہیے، اور آپ دونوں کو بیوی کے ولی اور گواہوں اور نکاح کی شروط اور مہر کی موجودگی میں تجدید نکاح کرانا چاہیے، اگر دونوں نکاح کی رغبت رکھتے ہوں تو پھر لیکن اگر رغبت نہیں تو پھر علیحدگی کر لیں، اور آپ کے لیے نکاح کی تجدید کیے بغیر اس کے قریب جانا جائز نہیں؛ کیونکہ وہ عورت آپ کے لیے اجنبی ہے.

واللہ اعلم .